جلد ۵۲/۱۷	۱۶ احسان ۱۳۴۲ ہش ۲۳ محرم ۱۳۸۳ھ ۱۶ جون ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ جون بوقت ۱/۲-۷ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

= ربوہ ۱۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات بڑی بے چینی میں گذری اور مثانہ پر بوجھ محسوس ہوتا رہا۔ پیشاب پوری طرح کھل کر نہیں آتا۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— ڈھاکہ ۱۵ جون۔ صاحبزادی سیدہ طیبہ صاحبہ سلمہا کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب آپ کو بغرض علاج ڈھاکہ سے لاہور لایا جا رہا ہے۔ بیماری کی کیفیت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس زمانہ میں بڑی عبادت یہی ہے کہ عیسائیوں کے بالمقابل اسلام کا دفاع کیا جائے

چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے وہ اِس راہ میں خرچ کرو

"ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اِس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لے۔ بڑی عبادت یہی ہے کہ اِس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک مسلمان کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اِس وقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں، چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ذریعہ سے اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اس کو دی گئی ہے مخلصانہ کوششوں کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھاوے۔ اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ۔ اگر دنیا میں ہی درجہ پالیا تو کیا حاصل۔ عقبیٰ کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں۔ ہر ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا کہ خود اللہ کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اِس طرح کا مظلوم کہاں ملے گا جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں؟ اگر اس وقت کوئی شخص کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دیکر جھوٹے کے منہ کو بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر لوگ بے حیائی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگاتے جائیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے جائیں تو یاد رکھو کہ وہ بڑی باز پُرس کے نیچے ہے چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تمہیں حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اِس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر جائے گا۔ مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے۔ تیرھویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جائے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے"۔

(بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دنیا کی نامور یونیورسٹیوں کی طرف سے سائنسی موضوعات پر لیکچروں کی دعوت

امریکہ اور جاپان کی یونیورسٹیوں میں لیکچروں کا وسیع پروگرام

لنڈن — محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب صدر شعبہ ریاضی امپریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی کو دنیا بھر کی نامور یونیورسٹیوں کی طرف سے اہم سائنسی موضوعات پر لیکچروں کے ایک وسیع سلسلہ کے تعلق میں مدعو کیا گیا ہے۔ قبل ازیں بھی آپ دنیا کے مختلف ممالک میں اہم سائنسی امور سے متعلق نہایت فاضلانہ لیکچر دے کر دانشوران عالم سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

اِس نئے دورہ کے سلسلہ میں آپ کی پہلی تقریر ۱۳ جون کو امریکہ کی بوسٹن یونیورسٹی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ رجون ۶۳ء

کیا یسوع مسیح کی قربانی رائیگاں ہے؟

موجودہ عیسائیت کی بنیاد انسان کے پیدائشی گناہ پر رکھی گئی ہے۔ استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ چونکہ آدم نے نیکی اور بدی کی پہچان کے درخت کا پھل باوجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے ممانعت کے کھا لیا تھا اسی لئے اس نے گناہ کیا اور یہ گناہ اب تمام نسل آدم سے چمٹ گیا ہے اور یہ اب کسی طرح دور نہیں ہو سکتا خواہ انسان کتنا ہی تدارک کیوں نہ کرے اس کے دور کرنے کا طریق ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ یسوع مسیح پر ایمان لائے کہ وہ تمام دنیا کا منجی ہے اور وہ خدا تعالےٰ کا اکلوتا بیٹا ہے۔

ذیل میں ہم پیدائش (بائبل کی سب سے پہلی کتاب) سے وہ واقعہ نقل کرتے ہیں جس کو انسان کے پیدائشی گناہ کی بنیاد بنایا گیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ بائبل نے جو واقعہ بیان کیا ہے یہ واقعی آدم کے گناہ پر مشتمل ہے؟ اور آیا یہ گناہ تمام نسل آدم کے ساتھ ہمیشہ کے لئے چمٹ گیا ہے اور اب بغیر اللہ تعالےٰ کے اکلوتے بیٹے کی قربانی کے دھل نہیں سکتا واقعہ حسب ذیل ہے:۔

"اور سانپ کل دشتی جانوروں سے جن کو خداوند خدا نے بنایا تھا چالاک تھا اور اس نے عورت سے کہا کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟ عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اسے کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے۔ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے کیلئے اچھا اور آنکھوں کو خوشنما معلوم ہوتا ہے اور عقل بخشنے کے لئے خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے شوہر کو بھی دیا اور اس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم اور اس کی بیوی نے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اس نے کہا تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اسی درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا؟۔ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اس لئے کہ تو نے یہ کیا تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں ملعون ٹھہرا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے۔ تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اس لئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے۔"

(پیدائش باب ۳ / ۱-۲۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از روئے قرآن کریم اپنی "تفسیر کبیر" میں سورہ طٰہٰ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ آدم سے جو فروگذاشت سرزد ہوئی تھی وہ محض ایک اجتہادی غلطی تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں لم نجد لہٗ عزمًا کے الفاظ بتاتے ہیں کہ آدم سے صرف ایک اجتہادی غلطی ہوئی تھی جس میں اس کے عزم اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں تھا۔ چنانچہ قرآن کریم نے سورہ اعراف میں بتایا ہے کہ جب شیطان اخلاص کا جبہ پہن کر آدم کے پاس گیا تو قاسمہما انی لکما لمن الناصحین (اعراف ع ۲) وہ آدم اور اس کے ساتھیوں کے سامنے قسمیں کھا کھا کر کہنے لگا کہ میں تو آپ لوگوں کا بڑا خیر خواہ ہوں۔ گویا ظاہری مخالفت کو چھوڑ کر وہ منافقانہ رنگ میں آدم کی جماعت کے ساتھ شامل ہو گیا اور اس نے اپنے اخلاص کا انہیں قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا جیسا کہ سورۂ منافقون میں اللہ تعالےٰ نے منافقوں کا یہی طریق بتایا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور قسمیں کھا کھا کر کہتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ درست تو ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے مگر خدا تعالےٰ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ یہ منافق اپنی قسموں میں بالکل جھوٹے ہیں، اس لئے ان منافقوں سے ہمیشہ بچتے رہو۔ یہی طریق زمانہ آدم کے منافقین کے سردار نے اختیار کیا۔ اور آدم کو اپنے اخلاص اور فدائیت کا یقین دلایا اس پر آدم نے یہ اجتہاد کیا کہ گو یہ شخص پہلے ابلیسی روح اپنے اندر رکھتا تھا۔ مگر اب تو یہ مخالفت کا راستہ ترک کر چکا ہے۔ اس لئے اب اس سے تعلق رکھنے میں کوئی ہرج نہیں۔ چنانچہ اس اجتہادی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس حالتِ امن میں وہ رہتے تھے اس سے انہیں نکلنا پڑا۔ لم نجد لہٗ عزمًا میں ان کی اسی اجتہادی غلطی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ شیطان نے آدم کو بغیر اس کے کہ اس کا اپنا ارادہ ہوتا پھسلا دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص ۱۷۱)

آدم کی فروگذاشت کے متعلق یہ تو اسلامی نظریہ ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ از روئے بائبل یہ درست ہے یا کہ نہیں۔ اوپر پیدائش کا جو حوالہ درج کیا گیا ہے اس سے بھی اجتہادی غلطی کا ہی نظریہ قائم ہوتا ہے تاہم ہم اس واقعہ کا ایک اور نقطہ نظر سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ عیسائیت نے جس واقعہ پر پیدائشی گناہ کا تصور قائم کیا ہے جو انسان سے نسلاً بعد نسلٍ چمٹ گیا ہے اور جو بغیر اللہ تعالےٰ کے بیٹے کی قربانی کے زائل نہیں ہو سکتا یہ کہاں تک درست ہے۔

بائبل میں جس طرح یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں ساتھ ہی اس گناہ کی سزا بھی اللہ تعالےٰ نے تجویز کر دی ہے جو اس ڈرامہ کے تینوں ارکان کو ملتی ہے جنہوں نے اس میں حصہ لیا ہے۔ اوّل سانپ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ جانوروں میں چالاک تھا اسکو اللہ تعالےٰ نے یہ سزا دی ہے کہ

"تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں سے ملعون ٹھہرا تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا اور میں تیرے اور عورت کے درمیان تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اسکی ایڑی پر کاٹے گا۔" (پیدائش باب ۳ / ۱۴-۱۵)

عورت کو یہ سزا دی کہ

"میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔" (پیدائش باب ۳)

آدم کو یہ سزا دی کہ

"چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے۔ اسلئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔" (پیدائش باب ۳ / ۱۶-۲۱)

کتاب پیدائش کی ان آیات کو دیکھئے یہ موجودہ عیسائیت کی کھلی کھلی تردید کر رہی ہیں۔ اگر آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے یسوع مسیح نے انسان کے پیدائشی گناہ کے لئے قربانی دی تھی سوال ہے کہ کیا اب جو اس پر ایمان لے آتا ہے وہ ان عوارض سے بری ہو جاتا ہے جو سانپ۔ عورت اور آدم کے تعلق میں اللہ تعالےٰ نے تجویز کئے ہیں۔ اگر یسوع مسیح انسان کے پیدائشی گناہ کا کفارہ ہے تو کیا کوئی مسیحی پادری ایک

(باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۴ پر)

ماضی کے خزانے

مغفرتِ الٰہی کی کیفیات اور نظارے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(۲)

(۱۱)

وہاں سے چلتے چلتے ہم ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک قاتل کھڑا تھا۔ اس کی بابت یہ سنا کہ اس شخص نے ننانوے خون کئے تھے۔ اس کے بعد اس کے دل میں توبہ کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ ایک راہب کے پاس گیا اور کہا:۔

میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟

راہب نے جواب دیا ہرگز نہیں؟

اور اس نے غصہ میں آکر راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر وہ آگے چلا لوگوں نے اسے ایک بزرگ کا پتہ دیا کہ شاید وہاں تیری توبہ کی کوئی صورت نکلے۔ یہ قاتل اس گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک جگہ وہ قضائے الٰہی سے مر گیا۔ اس پر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ ایک ظالم ڈاکو اور قاتل ہے اور دوسرے کہتے تھے کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مگر یہ توبہ کرنے چلا تھا۔ غرض ایک ہنگامہ اس امر برپا تھا۔

میں نے سنا کہ بارگاہ الوہیت سے فرمان صادر ہوا کہ بتاؤ یہی نعش میں اور اس کے وطن میں کتنا فاصلہ تھا۔ اسی طرح اس کے مرنے کی جگہ میں اور اس کے بزرگ کے شہر میں کتنا فاصلہ تھا؟

حضرت میکائیل کے محکمہ سے رپورٹ ہوئی کہ اس کی نعش اس بزرگ کی بستی سے بقدر ایک بالشت کے زیادہ نزدیک تھی

ارشاد ہوا

ہم نے اس کی توبہ قبول فرمائی اور اسے بخش دیا۔ اس پر ہماری مغفرت کی چادر ڈال دو۔

(۱۲)

پھر اور آگے چلے ایک جگہ ایک بہت بڑے گنہگار کا مقدمہ پیش ہو رہا تھا کراماً کاتبین نے عرض کی

یا الٰہ العالمین! یہ شخص دن کو تو گناہ کر لیتا تھا اور رات کو روتا تھا کہ اے میرے رب! میں نے قصور کیا ہے مجھے معاف فرما۔

اس پر حضور کے ہاں سے اس کا قصور معاف فرمایا جاتا اور ارشاد ہوتا: میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے۔ جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ اور ان کے سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ سواے فرشتو گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا۔

اس کے کچھ دن بعد وہ پھر گناہ کرتا تھا اور رات کو پھر اسی طرح دعا کرتا تھا کہ

"خدایا میرا گناہ بخش دے"

اس وقت پھر بارگاہِ احدیت سے یہ حکم صادر ہوتا تھا کہ:

"میرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ میں اس کے گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہوں۔ اور اسے معاف کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہوں سو تم گواہ رہو کہ میں نے پھر اسے بخش دیا"

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ پھر گناہ کرتا تھا اور بعد میں اسی طرح پھر توبہ استغفار کرتا تھا اور حضور یہی ارشاد فرماتے تھے کہ

"میرا یہ بندہ یقین رکھتا ہے کہ میں اس کے گناہ پر پکڑ بھی سکتا ہوں اور اسے معاف بھی کر سکتا ہوں"۔

پس اسی طرح یہ شخص عمر بھر گناہ کرتا رہا اور اس کا اعمال نامہ سیاہ ہو رہا ہے۔ اب جو کچھ ارشاد ہو کیا جائے۔

فرمایا کہ میں نے تو تین دفعہ کے بعد ہی کہہ دیا تھا:۔

غفرت لعبدی

فلیفعل ما شاء

"میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ اب جو جی چاہے کرے۔ کیا یہ حکم ریکارڈ میں نہیں آیا۔"

آخر ڈھونڈنے سے اس فرمان کی نقل بخاری اور مسلم میں مل گئی اور اس ملزم کی خلاصی ہوئی۔

(۱۳)

اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ:۔

ایک شخص کا مقدمہ پیش ہے اور علاوہ اور قسم کے گناہوں کے اس پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ اس نے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش کو جلا کر آدھی راکھ ہوا میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں ڈال دینا۔ کیونکہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے گرفت کی تو مجھے ایسا عذاب ملے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو عذاب نہیں ملا ہو گا۔

خیر اس کے کچھ مدت بعد وہ شخص مر گیا اور لڑکوں نے بھی اس کی وصیت پر عمل کر دیا۔

اب اس جزا کے دن حضور تبارک و تعالیٰ کے حکم سے یہ پھر زندہ کیا گیا ہے اس کی بابت فرمان حاصل کیا ہے۔

ارشاد ہوا:

اس سے پوچھو تو نے ایسا کام کیوں کیا وہ شخص کہنے لگا۔ "میرے خداوند! میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا اور ہمیشہ بدعملیوں ہی میں سرگشت رہا۔ اس لئے اے رب میں نے یہ بات تیرے ڈر کے مارے کی اور تو خود سب حقیقت جانتا ہے۔

حضور باری نے فرمایا۔

یہ سچ کہتا ہے اسے چھوڑ دو۔ اس کے دل میں ضرور میرا حقیقی تقویٰ اور خوف موجود تھا۔

(۱۴)

ایک طرف کچھ آدمی خوش خوش جنت کی سڑک پر جا رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ "تمہاری نجات ہو گئی۔"

کہنے لگا ہاں"

پوچھا کہ "کیونکر؟"

کہنے لگے کہ جب ہم کو ذات باری نے مصیبت میں مبتلا دیکھا تو فرمایا۔

"میرا تو ان لوگوں سے وعدہ ہے کہ ان کو جنت میں داخل کروں گا۔

میں نے کہا وہ وعدہ کیا تھا۔

کہنے لگے کہ حضور احدیت نے اپنے رسول کی معرفت سے ہم سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ

من کانت له

انثى فلم یئدها

ولم یهنها ولم

یؤثر ولده علیها

یعنی الذکور ادخله

الله الجنة

جس شخص کی ایک بیٹی ہو وہ پھر نہ وہ اسے زندہ گاڑ دے۔ اور نہ ذلیل رکھے۔ اور نہ ترجیح دے۔ اس پر اپنے بیٹوں کو، تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

پس اس بات پر عمل کی وجہ سے ہم پر خدا کا فضل ہو گیا ہے۔

(۱۶)

اسی طرح ایک عورت کو دیکھا کہ باوجود اس کے کہ اس کی عبادتیں یعنی روزے نمازیں اور صدقے بہت ہی کم تھے تاہم اس لئے جنتی ہو گئی۔ کہ وہ اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے کبھی کوئی تکلیف نہ دیتی تھی اور سب اس سے خوش تھے۔

(۱۷)

غرض ہم اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ ایک عظیم الشان گروہ "شہدا" کا دیکھا جن کی گنتی اور حد لیت خیال و وہم سے بالاتر تھی۔

غفران نے بتایا کہ ان میں تلوار سے خدا کی راہ میں شہید ہونے والے بہت کم ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے کی مغفرت اور رحم نے شہید بنانے کے لئے اور بہت سے سامان محض اپنے فضل سے پیدا کر دیے ہیں۔ مثلاً جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے کسی کام میں بغیر تلوار کے بھی اپنی موت مر جائے۔ وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو مومن مسلمان طاعون سے مر جائے وہ بھی شہید ہے،

جو عورت بچہ جن کر مرے وہ بھی شہید ہے

جو ذات الجنب سے مرے وہ بھی شہید ہے

جو دستوں کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے

جو دب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ میں ایک کوالیفائڈ اور تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ یہ تین ماہ کے لئے عارضی جگہ ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام ارسال کر دیں یا دفتر جامعہ میں آکر دے جائیں۔ تنخواہ اور دیگر تفصیلات زبانی طے ہونگی اور تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ جاری ہے۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

عرض شہادت۔ مغفرت اور بلندی درجات کے ایسے بہت سے راستے کھول دئیے ہیں کہ اگر مومن خدا کا شکر کرتے کرتے مر بھی جائیں تو بھی اپنے مالک کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ جو شخص شہادت کے لئے دعا مانگتا ہے پھر خواہ اپنے بستر پر ہی اس کی جان نکلے وہ بھی یہاں شہید ہی محسوب ہوتا ہے۔

(۱۸)

عورتوں کے لئے تو وہاں بہت ہی نرمی تھی اور عام حکم یہ تھا کہ جو عورت نماز پڑھے۔ روزہ رکھے۔ اپنی عفت کی حفاظت کرے اور خاوند کی نافرمان نہ ہو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۱۹)

پھر ہم اور آگے چلے۔ وہاں ایک شخص کا مقدمہ پیش تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فوت ہوا تھا۔ جب اسنے وفات پائی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے جنازہ کے لئے نکلے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا "حضور یہ ایک فاجر فاسق شخص تھا اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیے"۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حاضرین جنازہ کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا "کیا کسی نے اسے اسلام کی کسی بات پر عمل کرتے دیکھا ہے؟"

لوگوں نے عرض کیا "ہاں! یا رسول اللہ۔ اسنے خدا کی راہ میں ایک رات پہرہ دیا تھا"۔

یہ سن کر حضورؐ نے اس پر نماز پڑھی۔ اسکی قبر پر مٹی ڈالی اور اس کی نعش کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "اے مرنے والے تیرے دوستوں کا خیال ہے کہ تو جہنمی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو یقیناً جنتی ہے۔ اور اے عمر بن خطاب! لوگوں کے تفصیلی اعمال نہ کریدا کر۔ بلکہ صرف یہ دیکھ لیا کر کہ آیا وہ اسلام کا عملاً متبع ہے یا نہیں"

بس یہی امر آخرت میں بھی اس شخص کی نجات کا باعث بن گیا۔

(۲۰)

اسی طرح ایک مومن مجاہد جس کے اعمال کم تھے۔ اس کے نیکی کے پلڑے میں۔ اس کا گھوڑا گھوڑے کا چارہ اور اس کے گھوڑے کی لید اور پیشاب وغیرہ تک ڈالے گئے یہاں تک کہ وہ پلڑا ان کی غفلتوں اور گناہوں کے پلڑے سے بھاری ہو گیا اور وہ اپنے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر جنت کی طرف سرپٹ روانہ ہو گیا۔

اسی طرح لاتعداد انسانوں کی مغفرت اس طرح پر ہوئی کہ ان کو انبیاء و اولیاء اور نیکوں اور اہل اللہ سے صرف دوستی اور محبت تھی اور

المرءُ مع من احبّ

کے وعدہ کے مطابق وہ سب باوجود کمئ اعمال کے ان بزرگوں کے ہمسائے قرار پائے۔

(۲۱)

ایک جگہ دیکھا کہ خدا کا ذکر و تسبیح کرنے والوں کی ایک جماعت فرشتوں کے پروں کے سایہ میں جنت کی طرف جا رہی تھی ان کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا جس کی طرف فرشتوں نے اشارہ کر کے کہا کہ "اس کا قصہ بھی عجیب ہے"!

ایک دفعہ باری تعالےٰ نے اپنے فرشتوں سے پوچھا کہ آج تم نے دنیا میں کیا دیکھا؟

انہوں نے عرض کیا "الٰہی! تیرے کچھ بندے ایک مسجد میں تیرا ذکر بصد ذوق و شوق کر رہے تھے"

فرمایا "گواہ رہو۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا"!

فرشتوں نے عرض کیا کہ "الٰہی! اسی مجلس میں ایک شخص اور بھی موجود تھا۔ مگر وہ ذکر الٰہی کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ اپنے ہی کسی کام کو آیا تھا"۔ ارشاد ہوا کہ گواہ رہو۔ میں نے اسے بھی بخش دیا۔ ھم الذین لا یشقی جلیسھم (ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوا کرتا)

اور یہ وہ شخص ہے جس کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا تھا۔

(۲۲)

پھر ہم اور آگے بڑھے تو فرشتوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو مغفرت کی چادر اوڑھے چلا جاتا تھا۔ کہنے لگا کہ اس شخص کا قصہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔

اس شخص نے ایک بزرگ صحابی کی معیت میں اپنا وطن چھوڑ کر مدینہ کی طرف اس وقت ہجرت کی جب حضورؐ نے ہجرت فرمائی تھی۔ مدینہ جا کر یہ شخص بیمار ہو گیا۔ اور ایسا بے صبر ہوا کہ تیر کے پیکان سے اپنے ہاتھ کی رگیں خود کاٹ ڈالیں جن سے اتنا خون جاری ہوا کہ یہ مر گیا۔ اس کے دوست صحابی نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے مگر اپنے دونوں ہاتھ ڈھانکے پھرتا ہے۔

پوچھا "تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا"؟

کہنے لگا کہ "میرے رب نے مجھے بخش دیا اس لئے کہ میں نے اس کے نبی کی طرف ہجرت کی تھی۔ مگر یہ بھی فرما دیا کہ ہم تیرے ہاتھوں کو درست نہ کریں گے۔ جن کو تو نے خراب کیا ہے"!

یہ واقعہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللھم ولیدیہ فاغفر (یا اللہ اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما) سو یہ شخص آج تک اسی حالت میں رہا آج اس دعا کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کی مصیبت دور ہو گی۔ اور یہ جنت کو جا رہا ہے"!

(۲۳)

پھر اور آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ ایک شخص کی بابت حکم ہوا ہے کہ اس کا حساب کتاب ہم خود ذاتی طور پر لیں گے۔ چنانچہ وہ شخص عرش کے سامنے حضوری میں پیش کیا گیا۔

ارشاد ہوا۔ تجھے معلوم ہے کہ تو نے ایسے ایسے بھاری گناہ دنیا میں کئے تھے۔ اسنے عرض کیا "ہاں اے میرے رب کئے تھے"! اور اس کی بوٹی بوٹی خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہی تھی کہ بس اب جہنم کے سوا میرے لئے کوئی جگہ نہیں کہ اتنے میں ارشاد ہوا۔

دیکھ میں نے تیرے ان سب گناہوں کی دنیا میں پردہ پوشی کی تھی۔ اب اسی طرح میں یہاں بھی ان کی پردہ پوشی کروں گا۔ جا اپنی نیکیوں کا اعمال نامہ لے جا اور حساب کتاب والوں میں شامل ہو جا۔ مگر اپنے گناہوں کا رجسٹر یہیں ہمارے پاس چھوڑ جا۔ آگے ہم جانیں ہمارا کام۔

(۲۴)

اس کے بعد ایک اور مقدمہ عدالتِ عالیہ میں پیش ہوا۔ ایک مجرم لایا گیا اور اس کے ساتھ ننانوے بڑے بڑے طومار رجسٹروں اور اعمال ناموں کے تھے ارشاد ہوا

"دیکھ یہ تیرے اعمال نامے ہیں۔ اگر تجھے ان سے انکار ہے تو کہہ دے"!

اس نے عرض کیا "میرے مولا! جو کچھ ان میں لکھا ہے وہ سب سچ ہے"!

ارشاد ہوا "کوئی عذر ہے"

کہنے لگا "کوئی نہیں"

حکم ہوا کہ ہمارے ہاں تو تیرا ایک عذر اور ایک بڑی نیکی موجود ہے اور تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

اس کے بعد ایک چٹھی پیش کی گئی جس پر لکھا تھا "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" حکم ہوا کہ اس چٹھی کو اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھو۔

رکھتے ہی وہ پلڑا اتنا جھک گیا کہ وہ سب طومار گناہوں کے اس کے مقابلہ میں بالکل ہلکے ہو گئے۔ اور وہ شخص الحمد للہ۔ الحمد للہ کہتا ہوا بہشت بریں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

(۲۵)

اس کے بعد ہم ایک اور طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ خداوند عالم رب العٰلمین کی طرف سے ایک منادی کنندہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ "این الذی کانت تتجافی جنوبھم عن المضاجع (یعنی کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو میری خاطر رات کے وقت بستروں سے الگ رہتے تھے) یہ سنتے ہی ایسے سب لوگ کھڑے ہو کر ایک جگہ جمع ہو گئے اور ان کو حکم ہوا کہ جاؤ تمہیں بغیر حساب بخش دیا۔

(۲۶)

اس کے بعد ایک تیسرا مقدمہ عدالتِ خاص میں پیش ہوا۔ ایک شخص کو آگے لایا گیا۔ اور حکم ہوا کہ اس کے صغیرہ گناہ اور چھوٹی چھوٹی خطائیں اسے پڑھ کر سناؤ۔ پھر پوچھو کہ تو نے یہ گناہ کئے تھے۔ مگر کبائر اس کے سامنے نہ پیش کرنا۔

صغائر کو سن کر وہ شخص کہنے لگا "ہاں مولا! یہ سب غلطیاں مجھ سے ہی سرزد ہوئی ہیں۔ میں کیونکر سچی باتوں کا انکار کر سکتا ہوں" اور ساتھ ہی وہ شخص دل میں ڈر رہا تھا کہ اب اس کے بعد میرے کبائر بھی ظاہر کئے جائیں گے کہ اتنے میں حکم ہوا "جا! ہم نے تجھے بخشا اور تیرے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی تجھے دی"!

یہ دیکھ کر وہ بےچارا خوشی کے مارے بالکل دیوانوں کی طرح ہو گیا۔ اور کہنے لگا "یا الٰہی یہ تو میرے چھوٹے چھوٹے گناہ تھے ابھی بڑے بڑے گناہ اور کبائر کو تو پڑھا ہی نہیں گیا۔ ان کو بھی پیش کیا جاوے"!

یہ سننا تھا کہ حاضرین بے اختیار ہنس پڑے اور وہ شخص بھی شرمندہ سا ہو کر جنت کی طرف روانہ ہوا اور پیچھے سے ایک فرشتہ نے مغفرت کی چادر اُسے اوڑھا دی۔ (باقی)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہی عورت اور ایک ہی مرد کی کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے جب وہ یسوع مسیح پر ایمان لے آئے تو عورت نے بچہ جنتے ہوئے درد زہ نہ سہا اور مرد نے بغیر محنت و مشقت کے روٹی کھائی ہو۔ ظاہر ہے کہ کوئی پادری ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کر سکتا کہ ایک مخلص مسیحی عورت نے بچہ جنتے ہوئے درد نہ اٹھایا ہو اور کسی مخلص ترین ایماندار مسیحی مرد نے بغیر مشقت کے روٹی کھائی ہو۔ اگر یہ درست ہے تو پھر یسوع مسیح کی قربانی کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا اس کی قربانی سراسر ضائع نہیں جا رہی ــــ کیا یہ اللہ تعالےٰ کی (نعوذ باللہ) پرلے درجہ کی بے انصافی نہیں ہے کہ اسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو صلیب پر بھی چڑھا دیا اور تین دن دوزخ میں بھی رکھا مگر پھر بھی اس نے مخلص ترین ایمان لانے والوں کی سزا جاری رکھی جو قیامت تک جاری رہے گی۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کیلئے دے

معاصرین سے

افسوسناک اور شرمناک ۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا مکتوب

غلاف کعبہ کی زیارت اور عورتوں کی بے حرمتی۔

——— ایک طرفہ مطالبہ ———

افسوسناک اور شرمناک

لاہور۔ خیرپور اور مغربی پاکستان کے بعض دوسرے شہروں یا قصبوں میں شیعہ و سنی عنوان کے تحت جو تصادم ہوا وہ ہم سب کے لئے اجتماعاً شرمناک ہے۔ ہفتہ بھر ہونا ہے لیکن ہم ابھی تک اپنے دماغی صدمہ پر قابو نہیں پا سکے ہیں۔ کیا اس سانحہ دلگداز پر کوئی سنی فخر کر سکتا ہے۔ کوئی شیعہ ناز کر سکتا ہے ہم ایک لحظہ کے لئے بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ جو لوگ اس خرابی کے ذمہ دار ہیں یا جن عناصر نے اس فتنہ کو ہوا دی ہے وہ سب کے سب ایک لحظہ کے لئے سوچیں تو کوئی سی بات بھی ان کے حق میں جاتی ہو۔ بدمعاشوں سے قطع نظر، شرفاء محسوس کرنے لگے ہوں گے۔ کہ جو کچھ ہوا وہ ملک و ملت کے لئے مفید نہ تھا۔ اس واقعہ دلخراش سے نہ صرف پاکستان کی نیک نامی پر آنچ آئی ہے بلکہ خود مسلمان کا عالم اسلام کے سامنے منہ کالا ہوا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جانبین نے کس اسلام کی رو سے ایسا کیا۔ کیا اہلبیت کے نام لیوا یہ منہ لے کر محشر میں جائیں گے اور محمد عربی کی رحمۃ اللعالمینی کے حلقہ بگوش اس طرز عمل پر فخر محسوس کریں گے؟

جب تک وجوہ اسباب کا خاتمہ نہ ہو اور اس کی مؤثر تجویزیں سامنے نہ آئیں کوئی سا عارضی علاج حتمی نہیں ہو سکتا اور نہ سکون کو امن کہا جا سکتا ہے۔

پولیس اور طاقت سے صرف سکون پیدا ہوتا ہے۔ امن پیدا کرنے کے لئے دلوں کی تبدیلی چاہیئے اور دلوں کی تبدیلی گولی سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے محرکات بالکل دوسرے ہوتے ہیں۔ لازماً حکومت بھی اس سے بے خبر نہیں ہے۔

(چٹان ۱۰ جون ۱۹۶۳ء)

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا مکتوب

کعبہ شریف کی طرف منسوب ہونے والے غلاف کعبہ کی جس طرح نمائش اور اس میں ہنگامہ آرائی ملک میں کی گئی ہے۔ اگر اسکے ساتھ طواف و سجدہ اور نذرانے چڑھانے وغیرہ کے دوسرے منکرات نہ ہوتے جب بھی اس کو شہر شہر گلی گلی لئے پھرنا اور وہ بھی دو مختلف پارٹیوں کے زیر انتظام اس طرح کہ ایک پارٹی ایک جگہ اس نمائش سے فارغ ہو کر رخصت ہوئی تو دوسری پارٹی دوسرا ٹکڑا لئے ہوئے پہنچ گئی۔ یہ نہ غلاف کعبہ کی کوئی تعظیم و توقیر تھی نہ وہ کوئی دین اسلام کی خدمت تھی نہ سلف صالحین کے عمل میں اس کا کہیں جواز ملتا ہے۔ ایسی ہنگامہ آرائی اور نمائش تو اس حقیقی غلاف کے لئے بھی درست نہ تھی جو کعبہ شریف کے اوپر سے اتار کر لایا جاتا ہے۔

یہ درست ہے کہ جو کپڑا غلاف کعبہ بنانے کی نیت سے بنا گیا اور اس پر اللہ تعالےٰ کا نام جا بجا لکھا گیا۔ وہ بھی اپنی جگہ قابل تعظیم ہے مگر اسلام میں ہر جگہ تعظیم کے کچھ حدود ہیں۔ ان حدود سے تجاوز ہی کا نام بدعت ہے۔ بندہ محمد شفیع عفاہ اللہ

ہفت روزہ المنبر لائلپور

یکم جون ۱۹۶۳ء

غلاف کعبہ کی زیارت اور عورتوں کی بے حرمتی

یہاں بھی غلاف کعبہ کی نمائش ہوئی تھی لیکن بھائی جان بگوکی انتظام نہیں تھا۔ عورتوں کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا تھا۔ سچ لکھتی ہوں عورتوں سے زیادہ مرد تھے اور مرد بھی وہ غیرت مند جو شاید غلاف سے زیادہ عورتوں کی زیارت کرنے آئے تھے۔ ہم لوگوں کو کالج کی طرف سے دکھانے کا انتظام تھا مگر افسوس کہ وہاں جا کر پچھتانا پڑا۔ واقعی شریف لڑکیوں کا اتنے مردوں میں جانا انتہائی برا تھا۔ وہ دھکم پیل ہوئی کہ خدا کی پناہ اور ہم بجائے اسکے کہ زیارت غلاف کعبہ کرتے واپس لوٹ آئے بھائی جان اس قدر ہجوم تھا کہ انسان غلاف کو دیکھنے کے لئے نقاب تک نہ اٹھا سکتا تھا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی یہ حالت زار دیکھکر اس قدر شرم آئی کہ کہہ نہیں سکتی اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر غلاف کی نمائش نہ ہوتی تو اچھا تھا۔

(عائشہ بشریٰ از منٹگمری منقول الجماعت کراچی ماہ اپریل ۱۹۶۳ء)

ایک طرفہ مطالبہ

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری کی وفات کے ۱۰، ۱۱ ماہ بعد ان کے متوسلین کے ایک گروہ نے یہ مطالبہ شروع کر دیا ہے کہ چونکہ حضرت مرحوم کی خواہش تھی کہ ان کی قبر ان کے مرشد کے جوار میں ہو۔ اس لئے اب حضرت کی نعش کو ہندوستان منتقل کر دیا جائے چنانچہ بعض مخلصین نے مغلوب الجذبات ہو کر ایسی ایک درخواست ہندوستانی حکومت کے سامنے پیش بھی کر دی اور اصرار کیا کہ حضرت مرحوم چونکہ ہندوستانی باشندے تھے۔ اور آپ کی وصیت بھی یہی تھی کہ آپ کو رائے پور میں دفن کیا جائے اسلئے آپ کی نعش کا مطالبہ حکومت ہند کو حکومت پاکستان سے کرنا چاہیئے۔ یہ درخواست سنا گیا ہے کہ حکومتی سطح پر بھارت سے پاکستان آئی اور یہاں کی مرکزی حکومت نے صوبہ حکومت کے ذمہ یہ بات لگائی کہ وہ صورت حالی معلوم کر کے رپورٹ پیش کرے۔

گویا ہندو پاکستان دونوں سرکاروں کے درمیان نہری پانی اور ریل اور ڈاک اور تارکین وطن کی جائداد وغیرہ کے چھوٹے بڑے بیسیوں مناقشوں اور سب سے بڑھ کر کشمیر کے ام المناقشات کو شاید ناکافی سمجھ کر یاران زندہ دل نے یہ طرفہ مناقشہ انتقال نعش کا دونوں سرکاروں کی مشغولی کے لئے خوب نکال لیا! شرعی وزن اس مطالبہ کا جو کچھ ہے بالکل ظاہر ہے۔ لیکن داد ان حضرات کی ذہانت کی اس پہلو سے دینی پڑتی ہے کہ سیاسی مناقشات کی فہرست میں جو یوں بھی کچھ کم طویل نہ تھی ایک نئے مضمون کا اضافہ الہول کے خوب کرا دیا۔

(صدق جدید ۳۱ مئی)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرمی نصر اللہ خان۔ احب سیل مین معرفت شیخ ظہور احمد اینڈ سنز شریف کلاتھ مارکیٹ مکان نمبر ۱/۲ اگول کچہری بازار لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب شیخ عنایت اللہ صاحب کافی عرصہ سے فوت ہو چکے ہیں میرے چچا کے ساتھ میرے والد صاحب نے مل کر دو کنال اراضی نمبر 119/5 دار الصدر غربی میں خریدی تھی میں دو دو کان بنانے کی ضرورت کے ماتحت والد صاحب والی ایک کنال زمین فروخت کرنی چاہتا ہوں۔ اس لئے اس کی تعیین کر دی جائے مکرم سیکرٹری صاحب کمیٹی آبادی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ قطعہ نمبر ۹ بلاک ۶ میں جس کا رقبہ دو کنال ہے ایک کنال شیخ عنایت اللہ صاحب غلہ منڈی سرگودھا اور ایک کنال شیخ عبد الرحمان صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا کی ہے۔

۲۔ مکرم نصر اللہ خان صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میری والدہ صاحبہ کے علاوہ میرا ایک بھائی مبشر احمد اور تین بہنیں (مسرت بیگم بعمر ۱۰ سال عصمت بیگم بعمر بارہ سال عنایت بیگم بعمر سات سال) بھی وارث ہیں ـــــ اگر اس پر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

۳۔ درخواست اپیل مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ساکن گوکھووال ضلع لائلپور بخلاف چوہدری مظفر احمد صاحب (وغیرہ) ولد چوہدری محمد صدیق صاحب آف گوکھووال حال ساکن ربوہ کی تاریخ سماعت ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء بروز جمعہ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر مقرر کی گئی ہے۔ چوہدری مظفر احمد صاحب عدم پتہ ربوہ سے باہر چلے گئے ہیں۔ اس لئے ان کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وقت مقررہ پر دفتر خدمت درویشان ربوہ میں پہنچ جاویں۔

۴۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم آف عدن حال معرفت نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے مرحوم خاوند نے آٹھ کنال زمین واقع ربوہ خرید کی تھی جس میں سے دو کنال اپنے والد صاحب محترم حاجی محمد دین صاحب آف تہال ایک کنال اپنی ہمشیرہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اور ایک کنال اپنے چھوٹے بھائی سلطان احمد صاحب کو دے دی۔ باقی چار کنال میرے اور میرے بچوں کے لئے رکھی۔ اسلئے یہ چار کنال زمین میرے اور میرے چھ بچوں (چار لڑکوں دو لڑکیوں) کے نام منتقل کر دی جائے یہ چار کنال اراضی قطعہ 19/1 محلہ دار الفضل ربوہ میں واقع ہے ـــــ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ہمدرد النسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۳ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع ان شاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں آخر اکتوبر منعقد ہوگا۔ تاریخوں کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ کے ساتھ ہی منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی ابھی سے تیاری شروع کروا دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اجتماع میں ان کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو خواہ ایک نمائندہ ہی آئے لیکن ضرور آئے۔ نمائندگان کے پاس مقامی لجنہ کی تحریر موجود ہو کہ فلاں فلاں نام کی ممبرات ہماری لجنہ کی طرف سے نمائندہ ہوں گی۔

۲۔ چندہ سالانہ اجتماع :۔

سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کو ادا کرنا لازمی ہے سال میں ایک مرتبہ ۸ آنے فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ اب چونکہ سالانہ اجتماع کا کام شروع ہو چکا ہے اس لئے براہ مہربانی ہر لجنہ ہر ممبر سے ۸ آنے سالانہ شرح کے حساب سے یہ چندہ وصول کر کے بھجوائے۔

۳۔ شوریٰ :۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اس کے لئے لجنہ کی ترقی بہبودی کے لئے تجاویز بھجوائیں یہ تجاویز یکم ستمبر ۱۹۶۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۴۔ شعبہ مال :۔

سال رواں کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مالی سال کے چھ ماہ گذر نے پر بجٹ آمد میں ساڑھے تین ہزار روپے کی کمی ہے اگر آمد کا یہی حال رہا تو سال کے بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے اپنا بجٹ جو سب نمائندگان لجنہ کے مشورہ سے لجنہ کی شوریٰ میں پاس کیا گیا تھا پورا نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میں لجنات کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ محنت اور توجہ سے کام میں لگ جائیں اور اپنے چندوں کو بڑھائیں۔ ہر عورت سے چندہ اس کی استطاعت کے مطابق وصول کریں جو بہنیں زیادہ چندہ دینے کی استطاعت رکھتی ہوں۔ ان سے زیادہ چندہ وصول کریں۔

ہر وہ لجنہ جس کی طرف سے چھ ماہ میں کوئی آمد نہیں ہوئی وہ بقایا جات کی ادائیگی کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ صرف ہم اپنا بجٹ پورا کریں گی بلکہ بجٹ سے زائد آمد پیدا کریں گی۔

۵۔ چندہ برائے عمارت فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے بھی چندہ بہت کم مقدار میں وصول ہوا ہے پچھلے چھ ماہ کے عرصہ میں صرف ایک ہزار چھ صد (۱۶۰۰/-) روپیہ کی وصولی ہوئی ہے بہنوں کو چاہیئے کہ اس سکول کی عمارت کے لئے اتنی رقم جمع کر دیں کہ سکول کی عمارت شروع کرا دی جائے اور پھر آہستہ آہستہ چندہ جمع کر کے اس عمارت کو مکمل کر لیا جائے۔

۶۔ تقریری و تحریری مقابلہ جات :۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس سال بھی تقریری و حفظ قرآن مجید کے مقابلہ جات ہوں گے ان کے لئے ابھی سے تیاری کروائیں۔ تیاری کروانے کے بعد آپس میں مقابلہ کروائیں جو ممبر اوّل اور دوم آئے صرف ان کے نام مرکز میں مقابلہ کے لئے بھجوائیں۔

تقریری مقابلہ معیار اوّل :۔

اس مقابلہ میں بی اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں شامل ہوں گی۔ ان کے علاوہ جن بہنوں کو تقریر کرنے کا تجربہ ہو حصہ لے سکیں گی۔ فی تقریر دس منٹ دیا جائیگا عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے :۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعلمین

۲۔ امت محمدیہ میں وحی و نبوت۔

۷۔ تقریری مقابلہ معیار دوم :۔

اس مقابلہ میں ایف اے پاس اور میٹرک پاس کی طالبات حصہ لے سکیں گی۔ فی تقریر سات منٹ وقت دیا جائے گا۔

عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے :۔

۱۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد ذریعہ اتباع رسول میں ہے

۲۔ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن

۸۔ تقریری مقابلہ معیار سوم :۔

اس مقابلہ میں دسویں گیارھویں اور بارھویں کی طالبات حصہ لے سکیں گی۔ بشرطیکہ وہ پندرہ سال سے بڑی عمر کی ہوں۔ پندرہ سال تک کی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کے مقابلوں میں حصہ لیں گی۔ جو لڑکی ناصرات میں حصہ لے رہی ہوگی اسے لجنہ کے کسی مقابلہ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے :۔

۱۔ آج ہمارا جہاد تلوار کا نہیں قلم کا ہے

۲۔ شان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۹۔ تلاوت قرآن مجید یہ حفظ قرآن مجید

کا مقابلہ ہوگا۔ جس میں آخری سپارہ کا پہلا ربع چہل حدیث میں سے بیس احادیث زبانی یاد کرنی اور قصیدہ یا عین فیض اللہ و العرفان کے پہلے پندرہ اشعار زبانی یاد کرنے ہوں گے۔

۱۰۔ مضمون نگاری :۔ اس مقابلہ کے لئے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے براہ مہربانی مضمون تیار کر کے سالانہ اجتماع سے پہلے بھجوا دیں تاکہ نتیجہ نکالا جا سکے مضمون فل سکیپ کاغذ پر ایک طرف لکھا ہوا سات سے دس صفحہ تک کا مضمون ہو۔

(۱) حیاۃ بعد الموت کے بارے میں اسلامی نظریہ

(۲) حقیقت معراج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب

۱۱۔ انگریزی میں تقریری مقابلہ

(1) THE ROLE OF PRONISED NESSIHA IN ISLAM.

(2) AHMADIYYAT IS THE TRUE ISLAM.

(وقت فی تقریر سات منٹ سے دس منٹ تک دیا جائے گا)

۱۲۔ ان مقابلہ جات کے لئے ایک پرچہ مقام اجتماع کے موقعہ پر عام دینی معلومات کا دیا جائے گا۔ جن کا جواب ہر پرچہ سوالات کے آگے ہی لکھنا ہوگا۔ ہر بہن پنسل یا قلم ہمراہ لائے۔

۱۳۔ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں دس اکتوبر تک بھجوا دیں۔ رپورٹ ہر شعبہ کے کام کو مدنظر رکھ کر لکھیں۔ آپ کو علم ہے کہ ہر شعبہ کے لئے نمبر مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

شعبہ	نمبر
شعبہ تعلیم و تربیت	۲۰
شعبہ مال	۱۰
شعبہ نمائش	۱۰
متفرق تحریکات	۲۰
شعبہ رشد و اصلاح	۱۰
شعبہ خدمت خلق	۱۰
شعبہ ناصرات الاحمدیہ	۱۰
مصباح	۱۰
کل میزان	۱۰۰

۱۴۔ ستمبر ۶۳ کے آخر میں کتاب لیکچر سیالکوٹ اور قرآن کریم کے پارہ دوم کے نصف اوّل کا امتحان با ترجمہ ہوگا۔ براہ مہربانی ابھی سے کتب بھی منگوا لیں اور امتحان دینے والی ممبرات کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محترمہ عنایت بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد بیگ صاحب آف پٹی کی وفات

مورخہ ۳۰ مئی بروز جمعرات محترمہ عنایت بیگم صاحبہ بنت مرزا احمد بیگ صاحب آف پٹی جو مرزا ارشد بیگ صاحب آف قادیان کی اہلیہ تھیں۔ اسی سال سے زیادہ عمر پا کر راہگذرائے عالم جاودانی ہو گئیں۔ مرحومہ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کی چھوٹی بہن تھیں۔ جنازہ ان کے بیٹے کے مکان واقعہ لوہاری روڈ لاہور پر خاکسار نے پڑھایا اور مرحومہ کو میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ کے دونوں بیٹے مرزا اجمل بیگ صاحب اور مرزا امجد بیگ صاحب موجود تھے۔ جنازہ میں مرحومہ کے دوسرے رشتہ دار اور مرزا آصف بیگ صاحب بھی جو رشتہ میں بھانجے ہیں شریک ہوئے۔

یاد رہے کہ مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیارپوری کے خاندان کے اکثر افراد داخل سلسلہ حقہ ہیں اور محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کا بیٹا مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب اور ہمشیرگان اور والدہ اور بہنوئی اور بھانجے سب داخل سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو مخلص ترین احمدی بنائے۔ آمین۔

(خاکسار حکیم عبداللطیف شاہد ۱۲ نیو بازار گوالمنڈی لاہور)

ذیابیطس ۔ شوگر

مرض دوا کا میں موجد ہوں۔ میری دوا دو چار دن ہی کھانے سے شوگر آنی بند ہو کر دو ماہ میں مرض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس عوام سے دو صد روپیہ اور امراء سے ایک ہزار

حکیم محمد یعقوب شاہ گوضلع منٹگمری

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر ۔ **مفت**

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ والسلام

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۰۷۷ :۔ میں امۃ القیوم مبارکہ زوجہ ملک محمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن خان پور چک ۲۲۰ گ ب براستہ گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ر اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار روپے ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے :۔ (۱) کڑے طلائی ایک جوڑی (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی (۳) تالیں طلائی ایک جوڑی (۴) انگوٹھیاں طلائی تین عدد (۵) نکلس طلائی ایک عدد۔ کل وزن ۱۲ تولہ قیمت ۔/۱۵۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۶ر اپریل ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامۃ ۔ امۃ القیوم مبارکہ گواہ شد محمد الدین خاوند موصیہ ۔ گواہ شد شیخ رشیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی ۔

مسل نمبر ۱۷۰۷۸ :۔ میں امینہ بیگم زوجہ ڈاکٹر شریف احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً عمر تقریباً ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۔/۳۶۱ روپے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزن ۱½ تولے ایک عدد وزن ۳/۴ ۲ تولے ایک عدد گلوبند ۱½ تولہ ایک عدد انگوٹھی وزن ۳ ماشہ قیمت کل زیور کی مبلغ ۔/۲۰۷ روپے کل میزان بمعہ مہر مبلغ ۔/۵۰۶ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد ذریعہ نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط الامۃ نشان انگوٹھا امینہ بیگم ۔ گواہ شد شریف احمد خاوند موصیہ ۲۸/۳/۶۳
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔

مسل نمبر ۱۷۰۷۹ :۔ میں جمیلہ بیگم زوجہ رحمت علی شاہ بخاری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 348-A گیول کالونی بنگلہ پیرروڈ کراچی نمبر ۱۶ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ر اپریل ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے
گلوبند طلائی ۱ عدد وزن ۴ تولہ
۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی ۱ تولہ
۳۔ ٹیکہ طلائی ایک عدد وزن ۱ تولہ
۴۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ½
مجموعہ وزن ۶½ تولہ
قیمت ۔/۷۴۷ روپے ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۱ر اپریل ۱۹۶۳ء الامۃ سیدہ جمیلہ بیگم
گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد ۔ شیخ رشیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

مسل نمبر ۱۷۰۸۸ :۔ میں میر مسرت اسلام بنت میر فضل الدین احمدی قوم میر پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۱۵ روپیہ جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی . . . . . .
. . . . اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد بھی میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامۃ میر مسرت اسلام محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد اعجاز احمد چوہدری معرفت چوہدری شبیر احمد بی اے وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد میر مسعود احمد احمدی محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۰۸۷ :۔ میں مریم زوجہ میر فضل الدین احمدی قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال، تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد ایک کنال زمین محلہ دارالفضل ربوہ میں ہے جو بعوض مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ میرے شوہر کی طرف سے ملی ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا کوئی حصہ اس جائداد کا انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی خاوند کی طرف سے مبلغ ۔/۲۰ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی
الامۃ :۔ مریم محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد :۔ میر فضل الدین احمدی دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد :۔ اعجاز احمد چوہدری معرفت چوہدری شبیر احمد بی اے وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۸۶ :۔ میں سعیدہ قریشی زوجہ عبدالماجد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیورات میں جھمکے، کنگن، گانی اور ایک انگوٹھی ہے جس کا مجموعی وزن ۷ تولے ہیں موجودہ نرخ کے مطابق اس کی کل قیمت ۔/۹۱۰ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی
العبد :۔ سعیدہ قریشی زوجہ عبدالماجد محلہ کٹیانوالی چنیوٹ ۔ گواہ شد عبدالماجد ولد عبدالرحمن قریشی بنک ملینیہ چنیوٹ۔ خاوند موصیہ ۔ گواہ شد شیخ محمد حسین ولد نور احمد مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ

مسل نمبر ۱۷۰۸۵ :۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ عبدالشکور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۲۸/۹-L-۵ ڈاک خانہ کمیر ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر بذمہ خاوند مبلغ دو صد روپیہ زیور طلائی کانٹے تقریباً ایک تولہ مالیت ۔/۱۲۰ روپے سوئی طلائی ۱ ماشہ مالیت ۔/۱۵ روپے انگوٹھی طلائی ۲ عدد مالیت وزنی ۱۰ ماشہ ۔/۹۰ کل میزان بمعہ مہر ۴۲۵ روپے ہوئے جو میری ملکیت ہے میں اس ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط الراقم محمد طفیل ولد جوہر دین پریذیڈنٹ جماعت ۱۲۸/۹-L ضلع منٹگمری
الامۃ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم
گواہ شد :۔ عبدالشکور خاوند موصیہ ۱۲۸/۹-L ضلع منٹگمری
گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم ۔ انسپکٹر وصایا ۔ دفتر وصیت ربوہ ۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبریں

• بغداد ۱۵؍جون موصل (شمالی عراق) کی ایک فوجی عدالت نے تیرہ افراد کو ایک سال سے دو سال تک کی سزاؤں کا حکم سنایا ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے مارچ ۱۹۵۹ء میں کرنل عبدالوہاب شواف کی بغاوت فرو ہونے کے بعد موصل کے فوجیوں اور غیر فوجیوں میں دہشت پھیلا دی تھی اس سال فروری کے انقلاب کے بعد ملک میں متعدد کمیونسٹوں کو فساد بپا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

• کراچی ۱۵؍جون۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر رابرٹ مینزیز کل صبح سڈنی سے لندن جاتے ہوئے کراچی سے گزرے۔ ہوائی اڈہ پر پاکستان کے افسر مہمانداری مسٹر ایم۔ ایس شیخ سرمایہ کاری بیورو کے چیئرمین مسٹر امجد علی، پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے۔ آر خاں اور پاکستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر مسٹر ڈی ڈبلیو کمینکول نے آپ کا استقبال کیا۔

• تہران ۱۵؍جون ڈاکٹر اسد اللہ عالم وزیر اعظم ایران نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے ہفتے کے فسادات میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا ان کی اکثریت بڑا حصہ عنقریب رہا کر دیا جائے گا باقی ماندہ کو ایک ہفتے کے اندر اندر فوجی ٹربیونل کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ تہران کے فسادیں چار سو سے زیادہ افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ فسادات کی وجوہ اور فسادات کے ذمہ دار افراد کے ناموں کا اعلان اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر کر دیا جائے گا آپ نے کہا بعض بیرونی طاقتوں نے فساد کی آگ کو ہوا دی تھی اور مظاہرین کے لئے رقوم فراہم کی تھیں۔ اس رقم کا ایک حصہ حکومت ایران کے ہاتھ آ گیا تھا۔ آپ نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا کہ ایران کے سارے مذہبی لیڈروں نے فساد میں حصہ لیا تھا۔ آپ نے کہا فسادات میں تین سو افراد ہلاک ہوئے تھے۔

• راولپنڈی ۱۵؍جون شیخ خورشید احمد وزیر قانون نے بتایا ہے کہ بنیادی حقوق کے بل سے متعلق سیلیکٹ کمیٹی کا اجلاس پروگرام کے مطابق آج منعقد ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ سیلیکٹ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے فیصلہ کے مطابق وزارت قانون کے افسروں کی جو کمیٹی تشکیل کی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے دی ہے اس کمیٹی کو ایسے قوانین کی ایک مختصر سی فہرست تیار کرنے کا کام سونپا گیا تھا جنہیں حکومت تحفظ دینے کی متمنی ہے۔ آج یہ رپورٹ سیلیکٹ کمیٹی کو پیش کر دی جائے گی تاکہ وہ اس پر بحث شروع کر سکے۔ اطلاع ملی ہے کہ اب ان قوانین کی تعداد پچاس رہ گئی ہے جنہیں حکومت تحفظ دینے کی خواہاں ہے۔ انقلابی حکومت نے یہ قوانین اصلاحات کے سلسلے میں منظور کئے تھے ان میں سماجی اور سیاسی دونوں قسم کی اصلاحات شامل ہیں اور زرعی اصلاحات اور ایبڈو انہی میں سے ہیں۔

• کراچی ۱۵؍جون۔ کرنل اے ایس بی شاہ نے جو پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے عہدے سے ریٹائر ہو گئے ہیں سعودی عرب کی ملازمت اختیار کر لی ہے انہیں سعودی عرب کے نظم و نسق کی حالت سدھارنے کے فرائض سونپے گئے ہیں کرنل شاہ نظم و نسق کے بین الاقوامی ماہروں کی جماعت کی قیادت کریں گے۔ یہ ماہر نظم و نسق کی ساری صورت حال کا جائزہ اور کرنل شاہ کے سامنے یہ رپورٹ پیش کریں گے کہ نظم و نسق کی مشینری میں کیا تبدیلیاں عمل میں لانی چاہئیں۔

• بلغراد ۱۵؍جون۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد کا تین روزہ نجی دورہ کرنے کے بعد کل بذریعہ طیارہ روم چلے گئے بلغراد کے ہوائی اڈے پر صدر ٹیٹو نے آپ کو انتہائی گرمجوشی کے ساتھ الوداع کہا۔

• کراچی ۱۵؍جون کل پاکستان انجمن خواتین (اپوا) کا تین ارکان پر مشتمل ایک وفد ۱۶؍جون کو کراچی سے واشنگٹن ہوگا۔ یہ وفد واشنگٹن میں خواتین کی بین الاقوامی کونسل کی پچھترویں سالگرہ میں شرکت کرے گا۔ جو ۱۹؍جون کو وہاں شروع ہو رہی ہے۔

• مری ۱۵؍جون صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان تین دن کے لئے راولپنڈی سے یہاں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچنے پر بہت سے افراد نے آپ کا استقبال کیا۔ صدر ۱۷؍جون کو راولپنڈی واپس چلے جائیں گے جہاں سے آپ ۱۹؍جون کو بذریعہ طیارہ نوابشاہ اور وہاں سے سکھر جائیں گے اور ایک جلسۂ عام سے خطاب کریں گے۔ سکھر سے آپ بذریعہ طیارہ کراچی جائیں گے جہاں آپ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو کا استقبال کریں گے جو ۲۱؍جون کو پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے پر کراچی پہنچ رہے ہیں۔

• نئی دہلی ۱۵؍جون بھارت کے بیرونی تجارت کے وزیر مسٹر منو بھائی شاہ نے روس اور بعض دوسرے ملکوں کے دورے سے واپس آ کر پالم کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو معاہدے کی تفصیل بتائی جو روس اور بھارت کے درمیان حال ہی میں ہوا ہے اور جس پر خود انہوں نے ماسکو میں دستخط کئے تھے انہوں نے کہا کہ ۱۹۶۶ء تک بھارت روس کے لئے تین گنا زیادہ سامان بھیجے گا اس وقت بھارت روس کے لئے ۳۵ کروڑ روپیہ سالانہ کا سامان برآمد کر رہا ہے لیکن ۱۹۶۶ء تک وہ ایک ارب پانچ کروڑ روپے کا سامان برآمد کرنے لگے گا۔

• بغداد ۱۵؍جون۔ عراقی فوج اور کرد قبائلیوں میں گزشتہ شب خونریز جنگ ہوئی جس سے ۱۶۵ قبائلی ہلاک اور پینتیس زخمی ہوئے ریڈیو بغداد نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ لڑائی میں کرد قبائل کا زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ دریں اثناء کرد رہنما ملا مصطفےٰ البرزانی نے اعلان کیا ہے کہ کردوں کے لڑاکا دستوں نے شہر کرکوک کے سوا تمام صوبے پر قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ صوبہ موصل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ دیالہ کا بیشتر حصہ بھی کردوں کے قبضہ میں آ چکا ہے یہ اعلان ملا مصطفےٰ برزانی کے نمائندہ خصوصی نے کل لندن میں جاری کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کرد قبائل خود مختاری حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور کردستان کے قیام کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے۔

• چنگیانگ۔ بھارتی حکومت چینی باشندوں کو ناجائز طور پر تنگ کرتی ہے۔ یہ بیان بھارت نیپال سکم اور بھوٹان کی تنتیس چینی عورتوں نے یہاں پہنچنے پر دیا ہے جو اپنے خاوندوں اور بچوں کے ہمراہ بھارتی حکومت کے ظلم و تشدد سے تنگ آ کر نقل وطن کر کے آئی ہیں۔ چینی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق ان عورتوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بھارتی حکومت بھارت میں مقیم تمام چینی باشندوں کو خواہ بھوٹان سکم اور نیپال میں رہتے ہوں غیر قانونی طور پر تنگ کرتی ہے اور انہیں طرح طرح کی سزائیں دیتی ہے۔

• لندن۔ پاکستان، ایران اور ترکی کے فوجی افسروں نے جو اپنے پچیس روزہ دورہ میں برطانیہ کی فوجی اور سول تنظیموں کا معائنہ کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں کل سفوک میں رائل ائر فورس کی ائر کمان کا معائنہ کیا۔ یہ فوجی افسر شاہی فضائیہ کے طیارہ میں انگلستان سے سفوک پہنچے جہاں ان کا استقبال سٹیشن کمانڈر گروپ کیپٹن ڈی سی ایچ کمنز نے کیا۔ افسروں نے دو خاص قسم کے فوجی جیٹ طیاروں کی پرواز کا مظاہرہ بھی دیکھا جو بعد میں فرانس کے ہوائی اڈے لابورجے پر اترے یہ جیٹ طیارے پیرس کے ہوائی مظاہرہ میں حصہ لے رہے تھے۔ فوجی افسروں کو طیاروں کی وہ تکنیک بھی دکھائی گئی جس سے وہ فوری طور پر پرواز کر سکتے ہیں۔ ان افسروں نے راڈر سسٹم میں گہری دلچسپی لی۔

اعلان نکاح

طاہرہ صالحہ صاحبہ بنت کرنل ڈاکٹر عبداللطیف صاحب لائیلپور کا نکاح کیپٹن محمد طیب صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کوئٹہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۲؍۶؍۶۳ کو مسجد مبارک ربوہ میں قبل از نماز عصر پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے

محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے عالمی دورے کا پروگرام

(بقیہ صفحہ اوّل)

میں "تجزیہ تفاعل" کے موضوع پر ہونا تھی۔ اور کیلیفورنیا یونیورسٹی میں آپ نے ۱۴؍جون کو خطاب فرمانا تھا۔ جس میں آپ نے قبل از زمانہ سائنس کے معاشرہ پر روشنی ڈال کر اس کے مضمرات اور امکانات کا جائزہ لینا تھا۔ آپ کی تیسری تقریر ۲۷؍جون کو سٹینفورڈ کے مقام پر پروٹون کی ساخت کے موضوع پر ہو رہی ہے۔ امریکہ کی یونیورسٹیوں میں لیکچروں کا سلسلہ مکمل کرنے کے بعد آپ جاپان تشریف لے جائیں گے۔ وہاں آپ کا لیکچر یکم جولائی کو ہوگا۔ جاپان میں لیکچروں سے فارغ ہونے کے بعد آپ انشاء اللہ العزیز ۴ یا ۵؍جولائی کو پاکستان تشریف لائیں گے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم پروفیسر صاحب موصوف کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو آپ کے علم و فضل میں برکت ڈالے اور قوم و ملک اور انسانیت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دُعا

خاکسار کی پوتی عزیزہ نویدہ محمود بہت بیمار ہے۔ کوئی دوائی موافق نہیں آ رہی احباب دعا فرمائیں کہ خداوند شافی عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین

محمد دین
لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ